رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۲

ان تنصروا اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم

چھپا دستِ ہمت میں زورِ قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

اخبار الحکم

چیف ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

قادیان دارالامان | ۱۴ فروری ۱۹۲۰ء | جلد ۲۲ نمبر ۶

فہرست مضامین

مولوی محمد حسین بٹالوی کی موت

مولوی محمد حسین بٹالوی دشمن سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفتوں کا آخر جنوری ۱۹۲۰ء نے خاتمہ کر دیا۔ وہ سر جو کہ نشہ تکبر میں مخمور تھا آخر موت کی ایک ٹھوکر نے اس کو اڑا دیا۔ وہ جسم جو کہ بغض و حسد میں شعلے کی طرح ہو رہا تھا آخر ٹھنڈا ہو گیا۔ وہ جس کے ہاتھ کفر کا فتویٰ تیار کرنے کے لئے بجلی کی طرح حرکت کرتے تھے سرد پڑ گئے۔ وہ پاؤں جو مسیح موعودؑ کی دشمنی کے لیے سڑکوں کی خاک چھانتے تھے۔ آخر تھک کر ہمیشہ کے لیے جواب دے گئے۔

مخالفتیں جاتی رہیں۔ تدبیریں بھول گئیں۔ تکبر دور ہو گیا۔ فتوے پڑے رہ گئے۔ اور موت نے بڑھ کر اس کو اپنا لقمہ بنا لیا۔ اب وہی وجود جو کہ سرکشی میں سب سے بڑھ کر تھا۔ آج ہزاروں من مٹی کے نیچے دبا پڑا ہے۔ اور اٹھنے کی طاقت نہیں یہ ایک عبرتناک باب ہے فاعتبروا یا اولی الابصار مولوی محمد حسین کا سلسلہ کی تاریخ میں بہت بڑا دخل ہے اور اس وقت تک آنے والے مہمانوں کے لیے انی مھین من اراد اھانتک کا زندہ گواہ تھا۔ آخر زمانہ کی گردش نے اس ورق کو بھی الٹ دیا۔ اور اسکو ہمیشہ کے لیے خاموش کر دیا۔

علاقہ مدراس کی طرف توجہ کرو

جنوبی ہندوستان میں سب سے بڑا شہر بلحاظ اپنی آبادی کے بلحاظ اپنی خوبصورتی کے بلحاظ تجارت علم و فضل کے مدراس ہے۔ مدراس میں سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود ایک ایسا وجود تھا۔ جس کو سب احمدی جانتے ہیں کہ وہ ایک مبارک وجود تھا۔

آپ کی وفات کے بعد چودھری حکیم محمد سعید صاحب ایک بنیظیر

(انوار احمدیہ پریس میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چیف ایڈیٹر اخبار ہذا پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر کے چھپا اور تراب منزل سے شائع ہوا)

جناب فضل کریم صاحب خوش الحان

قادیاں گر بنے گا جو سماں ہوگا
از سرِ نو یہ مری زیست سنور جائیگی
فضل کی فضلِ عمر سے ہے امیدِ واثق
ہے ترپ قوم محمد کی تجھے سب سے بڑی
بالیقیں میرا یہ ایمان ہے اور لاکھوں کا
تیرے قدموں پہ گرا ہوں یہ یقیں ہے مجھکو
تجھ سے مونھ موڑ کے ہر شخص نے مونھ کی کھائی
بزم احمد ہے یقیناً تری بزمِ عالی۔

تب مرا قلبِ سیہ لعلِ بدخشاں ہوگا
میرا آقا جو مرے حال کا نگراں ہوگا
منتظر ہوں کہ وہ ہر حال میں ساں ہوگا
ابن احمد ترا اللہ ثنا خواں ہوگا
اب زمانہ میں تو ہی دین کا سلطاں ہوگا
تو مرا اور خدا تیرا نگہباں ہوگا
جو عدو ہوگا ترا دشمنِ ایماں ہوگا
تجھ سے جو بھاگیگا دراصل وہ شیطاں ہوگا

طالبِ فضل ہوا فضل عمر فضل کریم
باعثِ برکت و عزت ترا داماں ہوگا

جنابِ صوفی تصور حسین صاحب اویس بریلوی مہاجر دار الامان قادیان

جو دل سے شیفتۂ سید الوریٰ ہوگا
خدا کی راہ میں خدمت سے جو فنا ہوگا
فدائے احمدِ مرسل جو ہو گیا ہوگا
جو قادیاں کا نمونہ نہ حق نما ہوگا
یہی مقام ہدایت۔ نبی کا مسکن ہے
خدا کے فضل کے وارث اگر بنینگے ہم
جو قادیاں میں رہیں وہ نمونہ بن جائیں
ہمیں وسیلہ خدا نے دیا بہت بھاری
پھنسیں نہ احمدی اب دامِ زلف کاکل میں
نہ خشک زہد کی کچھ اصل راہ دیں میں ہے
جو اس جہاں کو سمجھینگے مزرع العقبیٰ
نہیں بگڑے ہوئے کام اپنے اکرمِ مولیٰ
اجابت آئیگی دوڑی خدا کی جانب سے
فلک زمیں کو فلک کو زمیں بنا دیگا

وہ بردا اس کا جہاں میں خدا کا ہوگا
یقین ہے کہ وہی صاحبِ بقا ہوگا
بلند حشر میں اُس کا ہی مرتبہ ہوگا
تو گم جہان سے پھر مسلکِ ہدیٰ ہوگا
یہاں رہیگا وہ۔ جو صاحبِ صفا ہوگا
فضولیوں کا ہمیں چھوڑنا روا ہوگا
کہ حاصل اس سے ہر اک دل کا مدعا ہوگا
مسیح وقت ہمارا ہی پیشوا ہوگا
کہ دل لگانا سیہ کاروں سے بلا ہوگا
عمل بغیر کیا نہ کچھ بھلا ہوگا
تو عیشِ آخرت آخر کو بدمزہ ہوگا
دلِ شکستہ اگر مائلِ دعا ہوگا
دلِ شکستہ اگر مائلِ دعا ہوگا
دلِ شکستہ اگر مائلِ دعا ہوگا

اویس چاہیے خوفِ ندامتِ محشر
شفیعِ روزِ جزا اپنا پیشوا ہوگا

جناب غلام الدین صاحب جہلمی مہاجر مالک احمدیہ کلاتھ مرچنٹ قادیان

نورِ توحید کا جو وقت اُجالا ہوگا
دیکھ لیگا اسی دنیا میں وہ فردوس بریں
احمدی قوم مبارک ہے تو اب دنیا میں
چھوڑ دو سستی۔ کمر باندھو اب ہمت کر
وقت ہو وقت اب اٹھو۔ اسکو جگا سا سکو اٹھا
احمدی ہونگے مبلغ تو بڑھیگا اسلام
ہوگی تیار جو لندن میں ہماری مسجد
یہی مسجد ہے جو دنیا کی ہوا بدلیگی۔
ہوگا مینار سے جب نعرۂ تکبیر بلند
ہوگی بددینی و الحاد کی ظلمت کافور

کفر مٹ جائیگا اسلام دوبالا ہوگا
جسنے ہر فتنہ میں ایمان سنبھالا ہوگا
تیرا ہر فرد زمانہ میں نرالا ہوگا
لطف حق تیری طرف دیکھنے والا ہوگا
پائیگا کیا جو یونہی بیٹھنے والا ہوگا
احمدیت ہے جو اس کام کا آلہ ہوگا
مونھ ہر اک حاسد و بدخواہ کا کالا ہوگا
اس کا ثانی کوئی گرجا نہ شوالا ہوگا
خاص اک جلوۂ اللہ تعالیٰ ہوگا
شمس اسلام نے سر اپنا نکالا ہوگا

جل کے بس خاک ہی ہو جائینگے سارے حاسد
نام محمود کا دنیا میں جو بالا ہوگا

جناب محمد علی خاں صاحب اشرف ہوشیارپوری ہیڈ ماسٹر مڈل سکول تلونڈی جھنگلاں

جان و دل تجھپر فدا ہے اے مسیحِ قادیاں
کس طرح تعریف تیری میں لکھوں اے مرشدِ من
تجھکو بھیجا ہے خدا نے خدمتِ دیں کیلیے
مر چکا تھا دینِ حق تو نے اسے زندہ کیا
ہادی و مہدی ہے تو سارے جہاں کے واسطے
یہ تری تعریف جامع ہے جو ہم کہدیں کہ تو
رہنمائی ہم گنہگاروں کی شاہا کیجیے۔
کشتیِ امت بچائی تو نے جو تھی ڈوبتی
خواہش اشرف ہے یہ تیرے ہی قدموں پہ ہو

تو ہمارا پیشوا ہے اے مسیحِ قادیاں
مدح خواں تیرا خدا ہے اے مسیحِ قادیاں
تو نبی و مقتدا ہے اے مسیحِ قادیاں
مردہ دل کی تو دوا ہے اے مسیحِ قادیاں
تو بروزِ مصطفےٰ ہے اے مسیحِ قادیاں
مظہرِ شانِ خدا ہے اے مسیحِ قادیاں
تو ہی سب کا رہنما ہے اے مسیحِ قادیاں
تو ہمارا ناخدا ہے اے مسیحِ قادیاں
تجھ سے دوری اک بلا ہے اے مسیحِ قادیاں

جناب سید ناصر نواب صاحب قبلہ ناصر

ہمارے حال پہ جب مہرباں خدا ہوگا
سدا سے ہو وہ پیارا مرا سدا ہوگا
اُسی کو یار بنا اور اُسی کا ہو طالب
کسی سے رکھ نہ توقع کسی سے دل نہ لگا۔
تو اُس کی مان تو تیری ہر ایک مانیگا
یہ بادشاہ جہاں کے بنینگے تیرے غلام
ہمائے اسکا کرم۔ کیمیا ہے اس کی نظر
جو اس کے در پہ گرے گا بلند ہو ویگا
جو اسکا عاشقِ صادق ہے وہ بنے گا امام

وہ کونسا ہے جو حاصل نہ مدعا ہوگا
کبھی نہ عاشق شیدا سے وہ جدا ہوگا
پھر انتظار میں وہ دیکھ لیا ہے کیا ہوگا
قبول کر یہ سخن تجھکو فائدہ ہوگا
تری زمین بنیگی ترا سما ہوگا۔
حقیقتاً تو گر اس شاہ کا گدا ہوگا
سمجھ میں آئے گا یہ بخت گر رسا ہوگا
جو اس سے دور رہے گا وہی فنا ہوگا
جو اسکی راہ پہ چلتا ہے۔ پیشوا ہوگا

کبھی نہ ہوویگا محتاج غیر کا ہرگز ٭ نہ ابتلا و مصیبت میں مبتلا ہوگا۔
جو شب ہے سخت زیادہ وہ قبر کی ہوگی ٭ جو دن ہے خوف و خطر کا وہ حشر کا ہوگا۔

امورِ عامہ کا نیا ناظر

گذشتہ چند ماہ تک سید زین العابدین صاحب ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ رہے آپ نے نہایت عمدگی اور تن دہی سے اس کام کو سر انجام دیا اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔ سید صاحب اس کام پر عارضی طور پر لگائے گئے تھے کیونکہ دراصل حضرت آپ کے علم و فضل کی وجہ سے تحریر کا کام لینا چاہتے تھے اور چاہتے ہیں۔

اب جبکہ خانصاحب ذوالفقار علیخاں صاحب آف رامپور تشریف لے آئے ہیں تو اس حالت میں جبکہ شاہ صاحب پہلے ہی سے ایک دوسرے کام سے اسطرف منتقل کر دیئے گئے تھے شاہصاحب نے ان کو ۱۲ فروری کو چارج دیدیا۔ آپ نے حضرت کے ارشاد کے ماتحت محلہ داروں کے انتظام کا سلسلہ جاری کیا آپ کے امور عامہ سے رخصت ہونے پر ایک الوداعی ایڈریس محلہ داروں کی طرف سے پیش ہوا جو کہ خاکسار شیخ محمود احمد نے ہی لکھا اور پڑھکر سنایا۔ ۱۲ فروری کو بعد نماز عصر امور عامہ کے دفتر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی موجودگی میں ایک اجلاس ہوا اور ٹی پارٹی کے بعد خانصاحب مہر محمد خانصاحب شہاب احمدی نے قرآن کریم پڑھکر سامعین کو محظوظ فرمایا اسکے بعد بھائی نظام الدین صاحب ٹیلر ماسٹر نے اپنی نظم سنائی۔ اسکے بعد خاکسار نے ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس دو تھے ایک شاہصاحب کے لیے اور دوسرا خانصاحب کے واسطے۔ آخیر میں حضرت نے تقریر فرما کر جلسہ دعا پر ختم کیا۔

ایڈریس ۱

شاہ صاحب!

ہم ریل میں سوار ہوتے ہیں اور ایک شریف آدمی سے باتیں کرتے ہیں تھوڑی سی باتوں سے ہی ہم اپنے دل میں اسکے لیے ایک محبت کا جوش پاتے ہیں۔ اور جب وہ ہم سے جدا ہوتا ہے تو اسکے لیے شکریہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور محبت بھرے لفظوں سے اُسکو جدا کرتے ہیں پس جب عارضی تعلق ہمارے جسم کے اندر محبت کی ایک ایسی لہر پیدا کر دیتا ہے کہ وہ لہر کبھی منہ سے شکریہ اور محبت کے الفاظ بنکر نکلتی ہے اور کبھی دیگر اعضاء سے مصافحہ اور معانقہ کے رنگ میں صادر ہوتی ہے باوجود اسکے کہ یہ محبت ایک عارضی تعلق سے پیدا ہوئی ہے ہم اسکے لیے اس قدر گرم جوشی دکھاتے ہیں لیکن وہ محبت جو کئی تعلقات سے ملکر پیدا ہوئی ہو آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اسکے لیے انسان اپنے اندر کیا کیفیت پاتا ہے بعض اوقات اُسکے اظہار کے لیے وہ کوئی ذریعہ اختیار نہیں کر سکتا اُس کا دل اپنے دوست کے تصور سے خوشی سے بھر جاتا ہے۔ اُس کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو جاتی ہے اُسکے چہرے پر سرخی دوڑ جاتی ہے اور زبردست محبت بڑھ کر اُس کا مونہہ پکڑ لیتی ہے جس سے وہ بولنے سے قاصر ہو جاتا ہے پس ایسی حالتوں کے لیے یہ دعوت کا طریق جاری ہے میں بھی اُس زبردست محبت کی وجہ سے جو خدا کے مقدس خلیفہ کیلیے اپنے آپ کو اُسی قاصر شخص کی مانند پاتا ہوں۔

شاہ صاحب! آپنے اپنی زندگی کو ہمارے سامنے اُسوہ حسنہ کے طور پر پیش کیا۔ باوجود اسکے آج سے چند سال پیشتر آپ ایک نوجوان تھے اور نوجوان ہیں۔ ایک نوجوان کی امنگیں اور خواہشیں جو کچھ ہوتی ہیں اُن کا اندازہ ہم میں سے ہر ایک کر سکتا ہے۔ لیکن آپنے اس جوانی کیوقت اپنی امنگوں اور خواہشوں کو خدا کے مقدس اور برگزیدہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد کے سامنے قربان کر دیا۔ یہ وہ پہلا اُسوہ تھا جو آج سے چند سال پیشتر آپکی طرف سے آنیوالی نسلوں کے سامنے رکھا گیا یہ جوانی میں اطاعت اور فرمانبرداری ایک تاریخی یادگار رہے گا جو آپ سے صادر ہوئی آپکے اس نیک نمونہ اور نیک سبق کی وجہ سے جو آپنے عملی طور پر دیا۔ اُسکے لیے ہم سب آپکے شکر گزار ہیں۔ میں اُن واقعات کو یہاں ذکر کرنا نہیں چاہتا جو کہ آپ کو اس سفر میں تکلیفوں کے رنگ میں پیش آئے مگر ہاں یہ میں کہونگا کہ اس سفر میں آپ کا زندہ رہنا۔ آپکی ترقیاں یہ اُسی شخص کی نیم شبی دعاؤں کا نتیجہ تھا جسکی خاطر آپنے اپنے آپکو قربان کیا تھا۔ آپنے بظاہر اپنی ساری امیدوں کا خون کیا تکلیفوں کے کنوئے میں گرے لیکن وہ کنواں آپکے لیے یوسف کا کنواں ثابت ہوا۔ آخر اُسی کنوئے نے جو بظاہر بھیانک منظر لیے ہوئے تھا۔ لیکن اُسی کی تہ میں یوسف کے لیے مصر پر نبوت اور حکومت کا دروازہ کھلا تھا۔ یوسف پر ملئکہ کے نزول کا باعث ہوا۔

شاہ صاحب! آپ کو حضرت یوسف سے میں اگر نسبت دوں تو میرے نزدیک وہ غلط نہ ہوگی اس جگہ گہرے کنوئے میں آپ گرے اور بہت بری طرح گرے لیکن اس کنوئے میں سے آپکے لیے وہ راستہ نکلا کہ آپ مصریوں پر حکومت کرنے والی قوم کے مقربین میں سے ہو گئے۔ حضرت یوسف کے لیے زندان مصر اُن کی ترقیوں کا باعث ہو گیا۔ اور آپکے لیے قصر النیل کا محبس حضرت محمود کے قرب کا ذریعہ بن گیا حضرت یوسف کے لیے حضرت یعقوب کی بیقراری اور اُن کی خدا کے حضور آہ و زاری بعینہٖ ایسی تھی جیسے آپکے لیے حضرت محمود کی بیقراری اور خدا کے حضور آہ و زاری۔ حضرت یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ جاؤ یوسف کو تلاش کرو۔ اور خدا سے ناامید نہ ہو۔ تو حضرت محمود نے یورپ کے سفیروں بشپوں۔ پادریوں اور بڑے بڑے اراکین سلطنت کو کہا کہ جاؤ میرے یوسف کی خبر لاؤ۔

شاہصاحب! اگر حضرتِ یعقوب کی اعجازی دعاؤں نے نہ صرف یوسف کو ہی زندہ رکھوایا بلکہ اُسکو بڑے بڑے مناسب عالیہ بھی دلوائے۔ تو میں کہونگا کہ اسی طرح ہمارے یعقوب نے وہ معجزانہ دعائیں کیں جنھوں نے آسمانی ملکوتی دنیا میں شور پیدا کر دیا اور ملائکہ کو بھی مجبور کیا کہ آپ کی حفاظت کریں۔ لیکن اُس یوسف میں اور اُس یوسف میں جہاں نبوت کا فرق ہے وہاں یہ بھی فرق ہے کہ اُس یوسف کے پاس یعقوب خود گئے اور اس یعقوب کے پاس یوسف خود آیا۔ جہاں یوسفوں میں فرق ہے وہاں یعقوبوں میں بھی ایک فرق ہے۔ وہ یعقوب ایک نبی تھا اور یہ یعقوب ایک عظیم الشان نبی کا خلیفہ ہے

شاہ صاحب! جہاں آپنے ایک اسوۂ حسنہ قائم کیا وہاں آپ ہی کی ذات کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح کی معجزانہ دعاؤں پر ہمارا ایمان اور بھی بڑھ گیا۔ اور آپ ایک زندہ نشان ٹھہر گئے۔ پس اسلیے کہ آپنے ہمکو ایک نیک سبق دیا آپ ہمارے محسن ٹھہرے اور اس لحاظ سے

کہ آپنے خدا کے مقدس خلیفہ کی دعاؤں سے یہ ترقیاں حاصل کیں اک نشان ۔ خدا کے نشانوں کی عزت کرنا ہمارا فرض ہے اور اپنے محسنوں سے محبت کرنا اور اُن کا شکریہ ادا کرنا شیوہ مسلم ہے ۔

آپ ! روحانی طور پر جس یعقوب کے بیٹے ہیں اُس سے ہمکو بھی نسبت فرزندی ہے ۔ ہم یعقوب کے اُن بیٹوں کی طرح نہیں جو یوسف سے حسد کرتے تھے ۔ چونکہ وہ یعقوب کے جسمانی فرزند تھے ۔ اور ہم روحانی ۔ ہم آپکی ہر ترقی کو اپنی ترقی سمجھتے ہیں اور آپکی ہر خوشی کو اپنی خوشی ۔ آپنے اپنی سچی قربانی سے خلیفۃ المسیح کی رضا کو حاصل کیا ۔ اور خلیفۃ المسیح کے محبوب ہوئے ۔ پس جو خلیفۃ المسیح کو محبوب ہے ۔ اور اس کی دعاؤں کا زندہ نمونہ ہے ۔ وہ ہم سب کو محبوب ہے ۔ اور ہمکو کسی قسم کی جدائی بھی پسند نہیں ۔

شاہ صاحب ! ان امور کے علاوہ آپنے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے امور عامہ میں دو تین مہینے کام کیا ۔ اس عرصہ میں ہمارے ساتھ جس محبت جس اخلاص اور جس خندہ پیشانی کے ساتھ آپنے سلوک کیا ۔ وہ ہم سب کے دلوں پر نقش رہیگا ۔ ہم جسقدر محلہ دار ہیں اس نئے نظام میں ہمارے انتخاب کا عالم وجود میں آنا ۔ آپکی ہی کوششوں کا نتیجہ ہے ۔ جس عمدگی سے آپنے اس نظام کو چلانے کی کوشش کی جس کو خلیفۃ المسیح نے آپکے سپرد کیا اور آپنے جس اخلاص سے اُس کو چلایا وہ آپ ہی کا حق تھا ۔

شاہ صاحب ! ۔ آپنے ہم لوگوں سے جس عمدہ طریق سے سلوک کیا ہم سب اُس کی وجہ سے آپکی محبت سے لبریز ہیں اور اگر خدانے چاہا تو اسی طرح ہمارا دل آپ کی محبت کو محفوظ رکھیگا ۔ ہم سب کے سب ممبر جو آپ کے ہاتھ سے قائم کئے ہوئے ہیں شکر گزار ہیں اور آپکی جدائی سے افسوس کرتے ہیں ہمیں امید ہے کہ آپ جس جگہ میں بھی جائینگے ہماری محبت کو بھی اپنے ساتھ لیجائینگے اور ہمکو فراموش نہ کرینگے ہم سب کے سب دعا کرتے ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھی عرض کرتے ہیں کہ وہ آپکے لیے دعا کریں کہ خدا آپکو بڑی بڑی ترقیوں پر فائز کرے +

خاکسار محمود احمد و ممبران انجمن کارکن قادیان

ایڈریس

خاں صاحب !

آپ ناظر امور عامہ ہو کر تشریف لاتے ہیں ۔ ہم سب ممبر صدق دل سے اھلاً وسھلاً ومرحباً کہتے ہیں ۔ ہم آپ کی ویسی ہی اطاعت کرینگے جیسے کہ شاہ صاحب کی کرتے رہے ہیں ۔ ہم آپکی اطاعت کو ویسا ہی فرض سمجھتے ہیں جیسا کہ ناظروں کے متعلق ہمارے ذہنوں میں حضرت خلیفۃ المسیح نے ذہن نشین کرایا ہے ۔

خاں صاحب ! میں کہوں گا کہ آپ بڑے خوش قسمت ہیں کہ آپ کو خدا کے مقدس خلیفہ نے اسطرح سے نوازا ۔ اور اس سے قبل خدا کے پاک نبی اور مرسل کے زمانہ میں اور پھر آپکے خلیفہ اول کے وقت میں خدمات کرنے کے موقع ملے ۔

خانصاحب ! ہر نیکی کی تحریک کرنے والا ایک فرشتہ ہوتا ہے پس خدا کے مقدس خلیفہ کا کلام اب آپکے ذریعہ سے ہم تک پہنچا کرے گا ۔ اور ہم اُس پر عمل کر کے نیکیاں حاصل کرینگے ۔ پس آپ ایکطرف اُن پاک کلمات کو سنینگے اور دوسری طرف ہم تک پہنچائینگے ۔ جنپر عمل کرنا ہمارے لیے نیکی کا باعث ہوگا اسلیے آپکا مقام ہمارے لیے ایک فرشتہ کا مقام ہے جو نیکی کی تحریک کرتا ہے ۔

خاں صاحب ! اسکے علاوہ آپکو وہ وقت بھی میسر آئینگے کہ صرف خدا کا خلیفہ ملائکہ کے جھرمٹ میں بیٹھا ہوا ہوگا اور دوسرے انسانوں میں سے کوئی پاس نہ ہونگے آپ اُسوقت راز و نیاز کی باتیں کر رہے ہونگے ۔ بس اس مبارک وقت کا ملنا آپ کے لیے موجب فخر و عزت ہے ہم سب کے سب آپسے امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ نہایت محبت اور شفقت کا برتاؤ کرینگے ۔ اور ہمکو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے ہم سب کے سب آپکی اس معزز عہدہ پر فائز ہونے پر صدق دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں ۔

آخر میں میں پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور باادب عرض کرتا ہوں کہ اس آنیوالے کی ترقیوں کیلیے اور جانیوالے کی ترقیوں کے لیے دعاء فرمائیں اور اُسی دعا میں ہم خاکساروں کو بھی یاد رکھیں ۔ والسلام

شیخ محمود احمد و جملہ ممبران انجمن کارکن قادیان

نوٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی علیہ السلام کے جواب میں جو کچھ فرمایا وہ جگہ کی قلت کی وجہ سے اس اخبار میں درج نہ ہو سکی ۔ انشاء اللہ کسی دوسرے پرچے میں آپ اسکو ملاحظہ فرمائینگے انشاء اللہ

الحکم میں بے ترتیبی

چند ہفتوں سے الحکم کے انتظام میں کسی قسم کی بے ترتیبی پیدا ہو گئی ہے ۔ جس کا مجھے خود افسوس ہے ۔ میں جلد سے جلد اس کو دور کر دوں گا انشاء اللہ العزیز

اور عنقریب آپ الحکم کے کالموں کو نہایت عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ مضامین سے مزین دیکھیں گے میں نے کئی ماہ کی غور و خوض کے بعد الحکم کے لیے ایک نیا پروگرام تجویز کیا ہے جو کہ احمدیہ پبلک کے لیے بہت ہی مفید ہوگا ۔ امید ہے کہ احباب الحکم کو عمدہ سے عمدہ بنانے کے لیے جلد نئے خریدار عطا فرما دیں (شیخ محمود احمد)

شخص ہیں۔ جو کہ باوجود بوڑھے ہونے کے اپنے اندر سلسلہ کے لیے ایک تڑپ اور جوانوں کا سا جوش رکھتے ہیں۔ پیغامی پارٹی مدراس میں خصوصیت سے اپنا زہریلا اثر پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس زہر کو روکنے کے لیے میں اپنی جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا۔ کہ یا تو مدراس میں پیغام پارٹی کے متعلق سلسلہ کا سارا لٹریچر حکیم محمد سعید صاحب کے سپرد کر دیا جائے۔ یا اپنے علماء میں سے کسی منتخب عالم کو وہاں پر چند مہینے رہنے کا حکم دیا دیا جائے۔

حکیم محمد سعید صاحب کا جو رسوخ مدراس میں ہے وہ میرے نزدیک کسی بڑے سے بڑے سیٹھ اور تاجر کا بھی نہیں۔

وانیم باڑی میں بڑے بڑے سیٹھ رہتے ہیں۔ جو چمڑے کی تجارت کرتے ہیں۔ ان کی اکثر موٹریں حکیم صاحب کے دروازے پر کھڑی رہتی ہیں۔ سیٹھ لوگ خود حکیم صاحب کے پاس آتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ پرنس آف ارکاٹ تک سے حکیم صاحب کے ایسے تعلقات ہیں کہ جن کو دیکھکر بہت لوگ حسد کرتے ہیں۔ حکیم صاحب کے وجود سے مدراس میں احمدیت کا پھیل جانا کچھ مشکل نہیں۔ احمدیت کے لیے مدراس کی زمین بہت مفید زمین ہے۔ ان باتوں کو دیکھتے ہوئے میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ وہاں ایک مستقل مشن جاری کیا جائے۔ اگر ہم ایک مشن مدراس میں جاری کریں تو ایک اس لیے کہ یہاں کے امرا اور بڑے بڑے لوگ سلسلہ کی باتوں کو سنتے ہیں مفید ہوگا۔ دوسرے مدراس میں ٹیمل زبان بولی جاتی ہے یہی زبان سیلون کے علاقے میں بولی جاتی ہے۔ یہاں سے ٹیمل زبان میں پمفلٹ شائع کر کے علاقہ مدراس اور سیلون میں یکدم بھیجے جاسکتے ہیں۔ سیلون اور مدراس کا راستہ تین دن سے زیادہ کا نہیں۔ اسلیے ہم ڈاک کے ذریعے سیلون میں بہت کام کر سکتے ہیں مدراس میں ہندو نہایت کثرت کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ اور اکثر تعلیمیافتہ ہیں۔ بعض ضلعوں میں مسلمانوں کی آبادی

تین چار فیصدی کے حساب سے بھی ہے۔ یعنی ہندوازم کا یہ ملک گھر ہے۔ عیسائیت نے اس ملک میں بہت بڑا کام کیا ہے۔ اور عیسائی جس کثرت کیساتھ اس علاقہ میں پائے جاتے ہیں۔ دوسری جگہ اس کی نظیر کم ملتی ہے۔ ٹھوما حواری کی قبر مسیح کے ہندوستان میں آنے کی ایک زبردست دلیل ہے۔ پس یہاں ہندوؤں اور عیسائیوں میں کام کرنے کا بڑا وسیع میدان ہے۔

میسور کی ریاست اس علاقہ میں ہے جہاں مسلمان بھی ہندوؤں کے رنگ میں رنگین ہیں۔ ان مسلمانوں کی بیدینی زبان حال سے کہہ رہی ہے کہ ہماری خبر لو۔ ورنہ کسی نہ کسی دن ہم ہندوؤں یا عیسائیوں میں جذب ہو جائینگے۔

میسور کے قریب کوہ نیلگری ہے۔ موسم گرما میں یہ جگہ جنوبی ہندوستان کے امرا اور حکام کا ہیڈکوارٹر ہوتا ہے۔ علاقہ مدراس میسور حتیٰ کہ حیدرآباد تک کے لوگ یہاں پر موسم گرما گزارنے چلے جاتے ہیں۔ نیلگری پہاڑ پر موسم گرما میں تمام علاقہ جات کے اندر تبلیغ کی جاسکتی ہے۔ اور تمام وہ لوگ جو اس موقع پر آتے ہیں مستفید ہو سکتے ہیں میسور کے علاقہ میں شیموگہ کی زمین احمدیت کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ پس مدراس میں رہنے والا مبلغ نہایت آسانی کے ساتھ شیموگہ میں بھی تبلیغ کر سکتا ہے

علاقہ مالابار اسی جنوبی ہندوستان میں شامل ہے۔ مدراس سے تین دن کے اندر ہم مالابار میں پہنچ سکتے ہیں۔ مدراس میں رہنے والا مبلغ مالابار کا دورہ نہایت آسانی سے کر سکتا ہے۔ مالابار کے ایک گاؤں میں مولوی کنجی کا فتنہ پیدا ہو چکا ہے اس لیے اگر سال میں تین مہینے کوئی مبلغ اسجگہ قیام کرے تو میں یقین کرتا ہوں کہ چند سالوں میں یہ فتنہ ٹوٹ سکتا ہے۔ اسلیے مدراس میں رہنے والا مبلغ جہاں مدراس کے امراء۔ عوام۔ ہندو عیسائیوں میں کام کر سکتا ہے۔ وہاں وہ ٹیمل زبان

کی وجہ سے سیلون کو بھی بہت مدد دے سکتا ہے اسی طرح نیلگری پر جاکر وہ جنوبی ہندوستان کے تمام معززین کو دعوت حقہ پہنچا سکتا ہے۔

اُن مہینوں میں جبکہ مدراس میں خوب دھوپ ہوتی ہے۔ مالابار میں بارشوں کی کثرت ہوتی ہے۔ جب مالابار میں بارشیں رک جائیں تو وہی مبلغ مالابار میں بھی کام کر سکتا ہے

پس ایسا مفید مرکز ضرور حاصل کر لینا چاہیئے میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس امر کی طرف ضرور توجہ فرمائے +

الحکم کے مربیوں اور محسنوں میں سے ایک خاص مربی نے الحکم کو ایک خاص رقم دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور ساتھ ہی یہ شرط لگا دی ہے کہ میرے نام کا اظہار نہ کیا جائے وہ اس رقم اس طرح سے خرچ کرنا چاہتے ہیں کہ اس رقم سے ان لوگوں کو جو غیر مستطیع ہیں اور الحکم کو خریدنا چاہتے ہیں۔ کہ

الحکم رعایتی قیمت پر دیا جائے

میں اس رقم کو جس کی پہلی قسط وصول ہو گئی ہے بڑے شکریہ سے قبول کرتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ پچیس ۲۵ غیر مستطیع احباب کو الحکم صرف تین روپے سالانہ قیمت ادا کرنے پر دیا جائیگا

اس لیے پچیس غیر مستطیع احباب یا طلبا درخواستیں کریں اسیطرح سے اگر صرف بارہ احباب کو پیدا ہو جائیں تو الحکم پھر اسی آن بان اور شان و شوکت سے شائع ہونا شروع ہو جائیگا +

(ایڈیٹر)

مالابار میں احمدیت کی تاریخ

گذشتہ سے آگے

سنہ ۱۲ ۱۹ء

سنہ بارہ میں پھر ہر طرف سے احمدی آکر جمع ہوگئے اور عبدالقادر آر علی پنگوں بے تشریف لے آئے اور انھوں نے چاہا کہ اپنے بیٹے حامد کا ختنہ کریں۔ اس کی خبر جب قاضی صاحب اور راجہ صاحب اور دیگر امراء کو ملی تو وہ سب کے سب اس بات پر تل گئے کہ یہ رسم ختنہ نہ ہونے دیجائے۔ چنانچہ بڑی سختی سے حجاموں کو بند کر دیا۔ کہ کوئی ختنہ نہ کرے۔ اور دوکانداروں کو حکم دیدیا کہ کوئی چیز ان کے ہاتھ نہ فروخت کی جائے مگر عبدالقادر صاحب نے ان امور کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ اشیاء منگلور اور کالی کٹ سے منگوالیں۔ راجہ صاحب کا حکم باورچیوں کو بھی مل گیا کہ کوئی باورچی کام نہ کرے۔ مگر ولیر اور بہادر عبدالقادر نے اس بات کی بھی پرواہ نہ کی۔ باورچی بھی منگلور سے منگوالیا۔ جب امراء کنانور کو یہ معلوم ہوا کہ اشیاء بھی آگئی ہیں۔ اور باورچی بھی آگیا ہے اب یہ کوشش شروع ہوئی کہ باورچی بھگا دیا جائے۔ باورچی کی بڑی حفاظت کی جاتی اور اس کو پیشاب خانہ بھی مکان کے اندر کرواتے رہے۔ ... باہر نہ جانے دیتے تھے۔ گوشت کے لیے پیشگی روپیہ دیا ہوا تھا۔ راجہ اور قاضی کی طرف سے سپاہی شہر میں یہ منادی کرتے پھرتے تھے کہ کوئی محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا امتی عبدالقادر کے گھر نہ جائے مگر ان سپاہیوں کے پیچھے پیچھے ہی عبدالقادر کا بھائی کویا کٹی صاحب احمدی تنبہ کچالی عبدالقادر صاحب تمام شہر میں منادی کرتے جاتے تھے کہ کل اتنے بجے ہمارے بھتیجے کا ختنہ ہے سب لوگ آئیں۔ دوسرے دن صبح کو ختنہ تھا۔ اسی دن راجہ صاحب کا ایک وزیر جو کہ ٹالیچری میں رہتا تھا آیا۔ اور عبدالقادر صاحب کو توبہ کرانی چاہیئے کیونکہ راجہ اور تمام لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ آج کی مصیبت ایسی مصیبت ہے کہ یہ ضرور آج توبہ کرلے گا۔ عبدالقادر صاحب نے وزیر کی نصیحت آمیز باتیں سن کر غصہ سے جھٹ بیگ میں سے ایک حجامت کی مشین نکال کر دکھائی اور کہا کہ یہ دیکھو مشین میں اس سے خود حجامت کر سکتا ہوں۔ مجھے تمھارے حجاموں کی ضرورت نہیں۔ اگر بچے کا ختنہ نہ ہونے دوگے تو میں ڈاکٹر کو فیس دوں گا اور ختنہ کروا دوں گا تم لوگ ہمکو ایسے کمزور ایمان کا خیال کرتے ہو اور بڑی سختی سے اس کی باتوں کا جواب دیا۔ اور کہا کہ میں ایک ایسے امن کے زمانے کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ کہ تم میں کوئی شخص اس پرامن زمانے میں میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔

وہ وزیر بہت شرمندہ ہوا۔ اور وہاں سے چلا گیا اب لوگ بھی راجہ کو اور اسکے وزیر کو گالیاں دینے لگے اور کہنے لگے کہ وزیر وہاں کیوں گیا۔ دوسرے لفظوں میں راجہ خود گیا۔

ایک طرف تو یہ شور تھا وزیر کے جاتے ہی عبدالقادر نے ایک تار کلکٹر صاحب کو دی کہ میرے بچے کا ختنہ ہے اور حالات نہایت خطرناک ہیں سخت فساد اور کشت و خون کا اندیشہ ہے۔ راجہ اور دوسرے لوگ فساد پر آمادہ ہیں۔ وہ تار کلکٹر نے سب کلکٹر کی معرفت مجسٹریٹ کو بھیجدی۔ ہر طرف سے مہمان آگئے اور پولیس کے آنے میں دیر ہوگئی۔ عبدالقادر صاحب گھبرا گئے یہ گھبراہٹ محض اسلیے تھی کہ مہمانوں کو تکلیف نہ ہو فوراً ایک اور تار سب کلکٹر کو دی۔ شام کے وقت جب گوشت لینے دوکان پر گئے (جسکو روپیہ بہت پہلے پیشگی دیا ہوا تھا) اس گوشت کے عوض روپیہ واپس ملا قصاب کو راجہ اور قاضی صاحب کا حکم تھا کہ گوشت مت دو۔ جب آدمی واپس خالی آئے تو سب میزبانوں کے ہوش اڑ گئے مگر شاباش عبدالقادر اور شاباش اے احمدیہ جماعت! کہ ایسے سخت امتحان میں بھی تم نے استقلال اور استقامت کو نہیں چھوڑا۔ اب سوچا کہ اب کیا کیا جائے دو تین بکریاں گھر میں تھیں ان کو بھی ذبح نہیں کر سکتے تھے جبتک میونسپل کمیٹی کی طرف سے حکم نہ ہو۔ یہ لوگ اسی گھبراہٹ میں تھے ایک شخص مسمٰی عبداللہ آبو نے کہلا بھیجا۔ کہ گھبراؤ نہیں۔ تم میونسپل چیرمین سے اجازت حاصل کرو۔ بکرے میں ابھی لاتا ہوں۔

ناظرین اس جگہ ذرا غور فرمائیں کہ کسی شخص کے گھر میں شادی ہو۔ مہمان موجود ہوں۔ در عین کھانا تیار کرنے کے وقت یہ مصیبت آپڑے کہ سامان میسر نہ آئے تو اسوقت اسے کیسی تکلیف ہوگی جس کے گھر میں یہ سامان ہو رہا ہے۔ الغرض اسی عبدالقادر صاحب ان سب باتوں کو برداشت کر گئے فوراً ایک خط میونسپل چیرمین کو لکھا۔ چیرمین ایک ہندو تھا اس کا مکان شہر سے تین میل باہر تھا اسوقت ایک گاڑی کرایہ پر لیکر اسی کویا کٹی بمعہ ایم ابراہیم اس کے مکان پر ۱۰ بجے شب سے پہلے پہنچ گئے دروازہ کھٹ کھٹایا۔ اسنے ایک کھڑکی میں سے دیکھا کہ کون ہے؟ فوراً اسلام کرکے چٹھی ہاتھ میں دیدی۔ اور زبانی بھی عرض کیا۔ اس نے بہت افسوس کے الفاظ کہے اور اس عظیم الشان بدمعاشی پر ملامت کا اظہار کیا اسوقت اس نے سینیٹری انسپکٹر کو لکھا کہ اسوقت بکروں کی فیس لیلو اور خواہ صبح جاکر پاس کرنا۔ ان کا سخت حرج ہوگا۔ اللہ جزائے خیر دے اس نے بھی کام میں کوئی روک نہیں ڈالی اور فیس لیکر اجازت دیدی یہ کام کرتے ہوئے نصف رات گزر گئی۔ آخر بکرے ذبح کیے گئے گوشت ہوگیا۔ مہمان واپس جانا چاہتے تھے۔ عبدالقادر صاحب ان کو روکتے تھے۔ کہ ٹھہرو ابھی مت جاؤ۔ ایک چٹھی سب انسپکٹر کو لکھی۔ اور بند کی۔ اتنے میں سب انسپکٹر صاحب بمع چند سپاہیوں کے ایک گاڑی سے اتر پڑے سای کویا کٹی نے دوڑ کر بھائی

کو خبر دی کہ پولیس آگئی ۔ چٹھی جیب میں ڈال لی ۔ اور سب انسپکٹر کا استقبال کیا لیجا کر اپنے کمرے میں بٹھا یا ۔ سب انسپکٹر صاحب نے سب سے پہلے اس بات کا افسوس کیا کہ آپنے ہمکو اطلاع نہ دی ۔ اور سیدھے سب کلکٹر کو تار دیا ۔ ہم یہاں کس کام کے لیے ہیں ۔ امی عبد القادر صاحب نے اس کی تسلی کر دی ۔ خط نکال کر دیا سب انسپکٹر نے پڑھا اسی وقت سڑک پر پہرہ لگا دیا ۔ احمدیوں کو خود گاڑی میں سوار کیا مجمع منتشر کیا ۔ اور حکم دیا کہ جو فساد کرے اُس کو گرفتار کر لو ۔ (باقی دارد)

ذکرِ حبیب

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانئے کیا یاد آیا

۱۹۰۳ء میں جبکہ کرم دین والا مقدمہ گورداسپور میں دائر تھا میں پہلی بار حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کے دربار کی حاضری کے لیے ایک مہینہ کی رخصت لیکر میرٹھ سے بٹالہ پہنچا ۔ اسٹیشن پر پہنچکر مجھے فکر ہوئی کہ کسی سے پوچھوں کہ حضرت اقدس قادیان میں ہیں یا گورداسپور ۔ ہنوز اپنے درجہ میں بیٹھا ہوا مسافروں کی صورتوں کا بغور مطالعہ کر رہا تھا ۔ تاکہ کسی کو احمدی جانکر حالات کا علم صحیح حاصل کروں ۔ چونکہ یہ پہلا سفر سرزمین پاک پنجاب کا تھا اس لیے نہ کسی سے واقفیت تھی نہ زبان ہی سے آشنائی تھی ۔ دفعتاً ایک مسلمان میرے درجہ کے قریب آئے ۔ بوجہ اُن علامات کے جو احمدیوں میں نمایاں ہوتی ہیں ۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہاں ہیں وہ میرے درجہ میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ گورداسپور ہیں اور میں وہیں جا رہا ہوں ۔ یہ دوست سردار فضل حق صاحب تھے ۔ جو اسی گورداسپور کے رئیس ہیں اور افسوس کہ پھر سفر مابعد میں سوائے ایکدو بار کے اُن کی زیارت نہیں ہوئی وہ پہلے احمدی تھے جن سے سفر قادیان میں ملاقات ہوئی ۔ اسلیے میرے دل میں اُن کا فوٹو ہمیشہ رہتا ہے اور آنکھیں مشتاق ہیں کہ وہ باربار دارالامان میں نظر آئیں ۔ میرے رفیق سفر منشی امتیاز احمد صاحب وفا میرٹھی تھے ۔ جو میری احمدیت کی ابتداء میں مجھے روشناس ہوئے اور پھر احمدی ہوئے اور میرے ساتھ دارالامان آئے ۔ ۶ ءصہ تک میرا اُنکا ساتھ رہا ۔ اور اُنکا احمدیت کا ساتھ رہا ۔ مگر دل میں درد چٹکیاں لے رہا ہے کہ وہ وفا کوئے وفا میں متزلزل ہوئے ۔ رامپور میں میری ملازمت کے سلسلہ کے منقطع ہوتے ہی وہ ہم سے کٹ کر جدا ہو گئے اُن کی علیحدگی کے اسباب کیا ہوئے؟ یہ تو ایک داستان طویل ہے ۔ مگر بظاہر اُنکا رامپور میں نکاح کرنا ۔ اور پھر نوکری جانے کا خوف اُنکے دامنِ وفا پر داغِ بیوفائی لگانے کا موجب ہوا ۔ جہاں تک مجھے اُن کی طبیعت کا علم ہے میں جانتا ہوں کہ وہ سلسلہ محبت منقطع نہ ہونے دینگے ہاں اُن کے ضعف ایمان نے سرچشمہ حیات ابدی سے اُنھیں بہت دور پھینکدیا ہے لیکن اس موقع پر اُن سے بھی دو دو باتیں کر لینا بے محل نہ ہوگا ۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اُس مہجور کو توفیق رفیق بخشے ۔ اور وہ اصلاح حال کی طرف متوجہ ہو اُن کے لیے یہ کافی ہے اے وفا

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ۔

یہ تو دو واقعے جملہ معترضہ تھے ۔ سلسلہ مدعا یہ ہے کہ بٹالہ پر ریل سے نہ اُترے سیدھے گورداسپور پہنچے ۔ اسکا اندازہ ناظرین خود کر سکتے ہیں کہ ایک جس نے ذریعہ خط بیعت کی ہو اور چار سال بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے آیا ہو ۔ پہلی ملاقات میں اُس کے دل میں کس قسم کے جذبات ہوں گے ۔ اور کس قدر ہوں گے ۔ گاڑی بان ہمارا سامان لیکر برج سعادت کی طرف چلا ۔ جہاں یہ شمس الہدیٰ جلوہ افروز تھا اور ہم راہ سے کترا کر کچہری کی طرف باپیادہ چلے آئے یہ خبر سنکر کہ حضرت کچہری میں ہیں ۔ کچہری پہنچکر معلوم ہوا کہ سواری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آرہی ہے ۔ ہم آگے بڑھ گئے اور ایک ہجوم اُچھلتے ہوئے دوڑتے ہوئے لوگوں کا نظر پڑا ۔ رتھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سوار تھے اور حلقہ بگوشوں کا حلقہ چاروں طرف تھا ۔ ہر شخص قرب کا طالب تھا ۔ اسلیے قریب پہنچنے کی جدوجہد میں ایک مستانہ رقص کا انداز تھا ۔ یہ دیکھکر مجھے اپنی بدحواسی میں لذت آئی تاہم میں چلتے چلتے کھڑا ہو گیا ۔ میری ظاہری وضع پنجاب کے خلاف تھی ۔ اسلیے میرے پنجابی بھائیوں نے بزرگانہ شفقت سے جگہ دیدی ۔ جسے میں ایک غیبی امداد سمجھتا ہوں ۔ اسلیے کہ اُس کے بعد پھر کبھی یہ اتفاق آجتک نہیں ہوا ۔ کہ پروانوں کے ہجوم میں کوئی پیچھے رہا ہوا کسی جدوجہد سے خود بخود آگے پہنچ سکا ہو ۔ میرے دل میں دھڑکن تھی کچھ خوف تھا کچھ شوق تھا گویا کچھ طاقت مفقود تھی ۔ رتھ میں بائیں کی طرف سید محمد احسن صاحب تھے ۔ جن سے میں ناواقف تھا اُنھیں دیکھکر بجلی کی طرح میری نظر دوسری طرف جھک کر جا پڑی اور وہیں وہ صورت دیکھی جو حیا و سکوت اور سنجیدگی کا ایک نورانی مجسمہ تھا ۔ حضرت اقدس کو میں نے مخاطب فرما کر بہت کوشش سے میں نے اپنے خشک گلے ۔ سوکھی ہوئی زبان سے السلام علیکم اور اپنا نام ظاہر کیا ۔ جواب سلام پاکر اُس محمل مقدس کے ساتھ ہو لیا ۔ ۲۴ روز تک حضرت اقدس کے دربار میں حاضر رہا ۔ شب و روز کا یکجائی قیام میرے لیے وہ نعمت تھی کہ شاید برسوں مجھے یہ دولت نصیب نہ ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر ادا میری نگاہ میں رہتی تھی ۔ بہت کوشش کر کے میں اُس جلوہ گاہ نور کی فطرت کو مطالعہ کرتا تھا ۔ اُسکی خاموشی کو بھی

غور سے دیکھتا تھا۔ اور کوشش کرتا تھا کہ چہرہ مقدس کی کوئی حالت نظر انداز نہ ہو جائے۔ لہذا احباب کی دلچسپی کیلئے بعض باتیں جو حافظہ میں ابتک موجود ہیں سناتا ہوں۔

دینی غیرت خواجہ کمال الدین صاحب وکیل مقدمہ ہماری طرف سے تھے۔ وہ کسی مسلمان جج سے ملنے کے لیے گئے جو گورداسپور میں اُس وقت متعین تھے۔ مجھے بھی ساتھ لے لیا۔ جج صاحب اجلاس پر تھے معلوم نہیں کیا نام تھا۔ ان کا پیشکار بھی مسلمان تھا۔ محمد حسین خشکی یا اسی طرح کچھ اور نام تھا۔ غالباً اہلحدیث کے فرقہ میں سے تھا۔ جج صاحب اور اُس کے پیشکار نے خواجہ صاحب سے بڑے ہی زور کے ساتھ تحریک کی کہ حضرت اقدس سے راضی نامہ اسی مقدمہ میں کرا دو۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ میں تو رضامند ہوں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام شاید ہی راضی ہوں۔ بہرحال کوشش کروں گا یہ کہکر وہ واپس آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام مع اپنے اصحاب کے سڑک پختہ کے کنارہ درختوں کے نیچے ایک دری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ خواجہ صاحب نے جج صاحب کی ملاقات کا حال اور اُنکی خواہش راضی نامہ کا ذکر کیا اور بہتر سے بہتر لہجہ میں اس معاملہ کو پیش کیا۔ لیکن وہ قدرت کا کھلا ہوا پھول جس پر تبسم کی ادا ہر وقت چھائی رہتی تھی دفعتاً متغیر ہو گیا۔ اور چہرہ منور سرخ ہو گیا۔ آنکھوں سے شعلے نمودار ہوئے اور حضور نے فرمایا کہ یہ کوئی میرا معاملہ ہے کہ میں صلح کر لوں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی توہین کی گئی ہے۔ مجھے الفاظ صحیح یاد نہیں ہیں مگر مفہوم یہی تھا۔ اور نہایت زور کے ساتھ آپنے دس پندرہ منٹ تک اس بیہودہ خیال کی تردید کی۔ غالباً محمد افضل مرحوم یا کسی اور دوست نے ڈائری میں وہ تقریر لکھی ہوگی شاید ڈائری البدر کی اُسوقت تک شروع نہیں ہوئی تھی۔ حضرت اقدس کے جوش کی وجہ جہاں تک مجھے خیال ہے خواجہ صاحب کے لہجہ سے اُن کا اس خیال راضی نامہ کے ساتھ موافقت یا ہمدردی تھی۔ واللہ اعلم بالصواب

(۲) دوران مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اجلاس کے بائیں طرف بار جہ پر کہنیاں ٹیک کر کھڑے ہوتے تھے اور سر مبارک دست مبارک پر رکھے تھے۔ دروازہ عدالت کیطرف رخ انور ہوتا تھا۔ مگر رعب جلال کا یہ حال ہوتا تھا کہ اُس چہرہ منور کیطرف آنکھ اُٹھانا مشکل ہوتا تھا۔ میں تو مسلسل دو منٹ بھی اُس طرف دیکھنے کی جراءت نہیں کر سکتا تھا۔ باہر آتے ہی وہ کیفیت بدل جاتی تھی اور وہی تبسم نما چہرہ گل شاداب کی طرح ہو جاتا تھا۔ یہ غیرت حق کا تقاضا تھا۔ میں نے ہی نہیں بلکہ اکثروں نے یہ دیکھا ہو گا۔ عدالت تو کبھی اُدھر رُخ ہی نہیں کرتی تھی ملزم اور وکیل ملزم بھی بہت کم اُسطرف دیکھتے تھے۔

(۳) ایکمرتبہ باتوں باتوں میں مولوی الٰہی بخش صاحب بنارسی نے وقتِ عصر کہا کہ حضرت مجھے یقین ہے کہ میری بیعت کے بعد بہت لوگ بیعت کرینگے۔ چھت پہ حضرت اقدس ٹہل رہے تھے اور مولوی الٰہی بخش صاحب گورداسپور میں ایک وفد کے ساتھ اہل بنارس کی طرف سے تحقیقات کے لیے آئے تھے۔ حضرت ٹہلتے ٹہلتے فوراً کھڑے ہو گئے اور چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمایا۔ مولوی صاحب مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ بیعت کرے جس نے مجھے بھیجا ہے وہ خود ہی دنیا کا سر میرے قدموں پر گرا دیگا۔

مولوی صاحب کے لہجہ میں بظاہر کوئی ایسی ادا نہیں تھی کہ جوش پیدا کرتی مگر انبیا علیہ السلام کی فطرت ایک مجلّے آئینہ ہوتی ہے۔ وہ قلب کی اندرونی کیفیات بعض وقت اسطرح دیکھتے ہوتے ہیں گویا کتاب پڑھ رہے ہیں۔

ذوالفقار علیخاں (صاحب) گوہر

ذکر خیر

اوپر کے کالموں میں ذکر حبیب کے عنوان سے میرے مکرم بزرگ خان ذوالفقار علی خانصاحب گوہر کا مضمون درج ہے۔ میرے مخدوم نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ جلد جلد ذکر حبیب کے عنوان سے الحکم میں مضامین چھپنے کے لیے عطا فرمایا کرینگے مخدوم مکرم ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بذریعہ خط بیعت کر کے سلسلہ حقہ میں شامل ہوئے۔

خانصاحب میری کسی معرفی کے محتاج نہیں۔ سلسلہ کے اکثر افراد اس مکرم شخص کو جانتے ہیں اکثر احباب نے گذشتہ سے پیوستہ سالانہ اور پیوستہ سالانہ اجلاسوں میں خانصاحب موصوف کو اس عظیم الشان مقدس جلسہ کی کرسی صدارت پر جلوہ افروز دیکھا ہو گا۔ خانصاحب سلسلہ کیلیے اپنے دل میں ایک خاص تڑپ اور جوش رکھتے ہیں۔ سلسلہ ہی کی وجہ سے آپ کی شخصیت اور آپ کی ذات کو بہت سے دھکے لگے مگر مرد میدان نے ان سب کو لاابالی کہتے ہوئے گزار دیا۔ آپنے سلسلہ کے اندر بہت کچھ خدمات کی ہیں ان کی تکلیفوں اور ان کی خدمات کی داستان ایک لمبی کہانی ہے۔ جس کو میں کبھی اگر خدا نے موقع دیا تو شاہیر سلسلہ میں درج کروں گا۔

مخدوم مکرم اس خاندان کے سب سے بڑے ممبر ہیں جو آج ہند و مسلمانوں کے اندر انقلابی لہر پیدا کرنے میں بہت بڑھا ہوا ہے۔ میرا مطلب مسٹر محمد علی بی اے اور مسٹر شوکت علی سے ہے۔ آپ ان کے برادر اکبر ہیں۔ علی برادران نے جو شہرت حاصل کی ہے۔ خانصاحب اگر اس سلسلہ میں نہ ہوتے تو اس سے بہت زیادہ حاصل کر لیتے۔

خانصاحب کے اخلاص اور آپ کی سلسلہ سے محبت کا اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ آپ بڑی سے بڑی تکلیفوں میں بھی ثابت قدم رہے۔ بلکہ قدم آگے ہی بڑھاتے رہے اب آپ ایک لمبی رخصت حاصل کر کے قادیان میں تشریف لے آئے ✣ اور بیا بنیر اللہ تعالےٰ کے فضل نے اسطرح آپ کو نوازا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے آپ کو نظارت امور عامہ کے لیے منتخب کر لیا ✣

رمنا زدفنی د

خبریں

۶۲۸ بیگناہوں کی رہائی گورنمنٹ عالیہ نے ۱۰ اپریل میں ۷۴۴ مجرائی گرفتار کیئے تھے ان میں سے ابتک ۶۲۸ رہا ہو چکے ہیں۔ باقی بھی جلد بعد غور مزید رہائی پائینگے ✦

آئندہ وئیسرائے ہند کلکتہ ۳ فروری۔ سٹیٹسمین کو ولایت سے تار پہنچا ہے کہ فیلڈ مارشل ہیگ کو وئیسرائے ہند کے عہدہ پر روانہ ہونے کے لیے مجبور کیا جاتا ہے۔ مگر وہ ابھی اس کو منظور نہیں کرتے ممکن ہے زیادہ زور دینے پر آپ لارڈ چیمسفورڈ کی واپسی پر یہاں آنا تسلیم کرلیں ✦

زمین کی قیمت کتنی بڑھ گئی کلکتہ ۲ فروری مسرز بیری اینڈ کمپنی والوں نے ۵ لائنز رینج کی عمارت ۷ لاکھ ۵۰ ہزار میں مسرز ٹرنر مارسین اینڈ کمپنی والوں کے پاس فروخت کردی ہے گویا فی کوٹھا ۷۰ ہزار میں پڑا ہے۔ اسیطرح ایک مکان منگولین میں ۱۲ لاکھ پر فروخت ہوا ہے جو ۸۰۰۴ مربعہ گز ہے ✦

۷۰ ہوائی جہازوں کی تباہی جرمن شرارت کا شبہ برلن کی خبر ۲۵ کو آج موصول ہوئی کہ ۷۰ ہوائی جہاز جنمیں دو بمبار جہاز بھی تھے۔ یکلخت آگ کی بھینٹ ہوگئے حالانکہ جس روز یہ جہازات اتحادیوں کے حوالہ کیے جانے تھے۔ اُسی روز یہ وقوعہ پیش آیا تاحال تباہی کی وجہ ظاہر نہیں ہوئی ✦

دس ہزار پونڈ انعام لارڈ فرنچ نے دس ہزار پونڈ کا انعام اس پتہ بتانے والے شخص کو دینے کا اعلان کیا ہے۔ جو آئرلینڈ کے ۱۴ پولیسمینوں کے قتل کا پتہ بتائیگا جو ۳۰ ماہ حال جولائی کے بعد قتل کیے گئے ہیں ✦

دوسرا ایک ہزار پونڈ اگر کوئی شخص اس سازش کو پوشیدگی بتلائے گا تو اُسکو بھی ایک ہزار پونڈ انعام دیا جائے گا۔ یہ اعلان برٹش سلطنت پر حاوی ہوگا۔

پریس ایکٹ موقوف ہوگیا

خوشی کے شادیانے لوکل گورنمنٹ نے شاہی اعلان کے بموجب پریس ایکٹ سنہ ۱۰ء کو قطعی منسوخ فرمادیا ہے۔ حضور لاٹ صاحب بہادر نے نہ صرف ۳۳ نظر بندوں ہی کے بند چھوڑے بلکہ ۱۴ جلاوطنوں کی رہائی کا حکم بھی صادر فرمادیا ہے

اخباری ضمانتیں واپس کیجائینگی۔ مزید خوشخبری جو اخبار ضمانت داخل نہ کرسکنے کے باعث ابتک بند تھے اب بلا ضمانت جاری ہوسکتے ہیں۔ جن سے ضمانت طلب کی گئی تھی اُن کو واپس کیجائے گی اور ضبط شدہ ضمانتیں خاص میعاد کے اندر والی بھی واپس کردینگے ✦

ایک ہزار کا عطیہ ٹانک کے خان بہادر عبدالرحمن نے وزیر فورس کو چیف کمشنر کے رونق افروز ہونے کے اعزاز میں ایک ہزار روپیہ زخمی سپاہیوں کی امداد کے لیے مرحمت کیا ✦

۴۳۹ جانیں ڈوب گئیں جہاز افریب جس میں ۴۶۵ مسافر سوار تھے ڈوب گیا۔ خبر ہے کہ مرسیلوں ۹ جہاز نے ۲۶ ڈوبتوں کو بچالیا۔ باقی ۴۳۹ سمندر کی تہ میں بیٹھ گئے۔ یا آبی جانوروں کا شکار ہوگئے ✦

ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر امریکہ کے وزیر خزانہ نے ایک کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی منظوری آرمینیا اور پولینڈ والوں کو فاقہ کشی سے بچانے کے لیے چاہی ہے۔ غالباً رقم مطلوبہ منظور ہو جائے گی ڈالر قریباً ۳ روپیہ کا ہوتا ہے ✦

۳۰ لاکھ ڈالر کا سونا خبر ہے کہ عنقریب ۳۰ لاکھ ڈالر کا سونا امریکہ سے ہندوستان آنیوالا ہے

تیس ہزار اندھے یہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ برطانیہ میں تیس ہزار وزارت سررشتہ حفظان صحت نے جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں ۲۵ ہزار ۸ سو چالیس تعداد بتلائی گئی ہے۔ اس کے منجملہ ۴۶ فیصدی اندھے ناکارہ ہیں جو کسی قسم کی محنت نہیں کرسکتے دو ہزار بائیس اندھے اپنی آمدنی یا کمائی پر گزارہ کرتے ہیں چھ ہزار تین سو اکانوے اندھوں میں موسیقی جاننے والے۔ گانے والے کسان پادری مدرسین۔ مقررین۔ اور خانگی ملازمین ہیں۔ یہ تحریک کی گئی ہے کہ اندھے کام کرنے والوں کی اجرت میں ہفتہ وار پندرہ شلنگ کی مقررہ رقم کا اضافہ کیا جائے تا انھیں ان کام کرنے والوں کے مساوی رکھا جائے۔ جو دیکھ سکتے ہیں ✦

ایک عجیب ٹائپ رائٹنگ مشین ریمنگٹن کی بنائی ہوئی ٹائپ رائٹنگ مشین اب یہاں ہر جگہ رائج ہیں۔ دفتروں میں۔ کچہریوں میں۔ کارخانوں میں۔ دکانوں میں سب جگہ ان کی کھٹ کھٹ سنائی دیتی ہے۔ انگریزی ہی کی نہیں بلکہ ناگری لکھنے والی مشین بھی اب بننے اور بکنے لگی ہے نہیں دیر تک چلانے میں انگلیاں درد کرنے لگتی ہیں۔ لکھائی کا کام بہت زیادہ نہیں ہوتا۔ اس تکلیف کو دور کرنے کے لیے بہت دنوں سے کوشش ہو رہی تھی۔ اس میں اب کامیابی دکھائی دے رہی ہے۔ امریکہ میں ایک جگہ بروکلین ہے۔ وہاں ایک مسیحی جان فلادر انجینیر رہتا ہے وہ ایک ایسی ٹائپ رائٹر کی مشین بنا رہا ہے کہ جس میں کام کرنے میں انگلی اٹھانے ہی کی ضرورت نہ پڑے گی اسکو سامنے رکھکر صرف مونہہ سے عبارت بول دینی پڑے گی لکھنے والا بولتا جائیگا۔ مشین لکھتی جائے گی۔ جتنا جلد بولنے والا بولے گا مشین لکھتی جائے گی۔ اس مشین میں ٹائپ رائٹنگ اور ٹیلیفون دونوں کے کل پرزے ہونگے۔ اسکے علاوہ اور بھی کتنے ہی عجیب عجیب پرزے رہیں گے جو ہر قسم کی آواز کو حروف میں بدلتے جائینگے یہ مشین قریب قریب بن چکی ہے کچھ ہی مشکلات کا حل ہونا باقی ہے۔ ان کے بھی جلدی حل ہو جائینگی۔ امید ہے مشین تیار ہوجانے پر ٹیلیفون کے دفتروں میں لگائی جاسکے گی۔ اس کے لگانے سے مونہہ سے کہی گئی باتیں۔ لکھی بھی جائیں گی۔ اور اور اگر سننے والا چاہے گا تو مشین کے پاس بیٹھا ہوا ان کو سنتا بھی جائے گا ✦

(۷) الحکم قادیان ۱۴ر فروری ۱۹۲۰ء — جلد ۲۲ نمبر ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد و احمد صاحب المقام المحمود و بارک وسلم

حق پرستوں کی صدائیں

شبِ جمعہ ۹ر جنوری ۱۹۲۰ء کو مولانا مولوی سید ابو محمد محفوظ الحق صاحب علمی کی مساعی جمیلہ سے ایک مشاعرہ محمود منزل میں (جو مجھ خاکسار محمود احمد کا مکان ہے) منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد خاصی تھی۔ جناب ذوالفقار علیخاں صاحب آف رامپور پریذیڈنٹ تھے۔ قادیان کے شعرا نے اپنی اپنی نظمیں پڑھیں جو کہ سب کی سب کسی حد تک سلسلہ کے رنگ میں رنگیں تھیں۔ طرح کا مصرع یہ تھا "دلِ شکستہ اگر اہلِ دعا ہوگا"۔ جس ترتیب سے نظمیں پڑھی گئیں۔ اسی ترتیب سے درج اخبار کرتا ہوں۔
{محمود احمد}

جناب مولوی مہر محمد خانصاحب شہاب احمدی اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

دلِ شکستہ اگر اہلِ دعا ہو گا — ہلے گا عرش زمینوں میں زلزلہ ہوگا
اثر دکھائے گی دعائے مظلوماں — زمین بدلیگی اور آسماں نیا ہوگا
مری سکا سکیں نہ کر رقیب کیوں آتا — ترے حضور میں آ کر ہی مدعا ہوگا
تم اپنی بزم میں آؤ تو بے نقاب آؤ — وگرنہ خونِ تمنائے مدعا ہوگا
مجھے تو ہوش نہ تھا وقتِ پرسشِ احوال — ہجومِ شوق میں کیا جانے کیا کہا ہوگا
حضور میں کشتیٔ اصنام آ گئی ہمدم — بتوں کا وقت گیا نا خدا خدا ہوگا
دل و زباں مری نا آشنائے شکوہ پر — وہ اور ہوں گے جنھیں آپ سے گلہ ہوگا
ہمارا قبلۂ مقصود ہے خدائے جہاں — ہمیں روا ہے جو اوروں کو ناروا ہوگا
خزاں کا وقت گیا موسمِ بہار آیا — چمن تسبیح محمد کا جانفزا ہوگا
جنھوں نے چھوڑ دیا مسلکِ وفا کیشاں — شہاب حشر بھی اُن سے مراجعہ ہوگا

نقاب چہرے سے جب اُس نے دور کی ہوگی — تو چاند اپنا سا منہ لیکے رہ گیا ہوگا
ہوئے رقیب خاک ہم نے دُکھی یہ محفوظ — کہیں غبار رہا ہو ابھی اُڑا ہوگا
نبی کے ہجر میں کاٹی ہے میں نے اک مدت — امید ہے مجھے دیدارِ مصطفےٰ ہوگا
کوئی جناب رضا سے یہ کاش کہہ دیتا — تمھیں خبر ہے کہ دنیا میں کیا کیا ہوگا
خدا کا وعدہ ہے تم اسکو خوب سن رکھو — جو احمدی نہ بنے گا وہ اب فنا ہوگا
تمام قومی ترقی اسی میں مضمر ہے — جو احمدی ہے وہی بہرہ ور بقا ہوگا

جناب مولانا مولوی سید ابو محمد محفوظ الحق صاحب علمی احمدی سابق پروفیسر مدرسہ الٰہیات کانپور و نائب مدیر رسالہ شمس العلوم بدایوں

تمہارے جلوے میں اک جلوۂ خدا ہوگا — تمہاری دید سے دیدارِ مصطفےٰ ہوگا
خدا کے مرسل و محبوب سے ہو تم منکر — تمھیں خبر ہے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟
خدا کا قہر لائیگا سارے عالم کو — کہیں وہ قحط بنے گا کہیں وبا ہوگا
خدا کیواسطے تکذیب سے کرو توبہ — وگرنہ شورِ قیامت ابھی بپا ہوگا
امام پاک ندا دے گا دلمیں گند دکھے — وہی قبول کرے گا جو پارسا ہوگا
خدا کے قہر سے لاکھوں عذاب آئینگے — وہ آئینگے تو قیامت کا سامنا ہوگا
کرو مسیح کو راضی کہ ہو خدا راضی — وگرنہ [illegible] ہوگا
کہیگا سارا جہاں یا مسیح علی و انا — فقط دعائے مسیحا کا آسرا ہوگا
بندھے ہیں تری الفت کے ہم بھی آزادی — تو بہتر اس سے ہمارا علاج کیا ہوگا

محمد حبیب احمد صاحب حبیب احمدی قریشی بریلوی مقیم دارالامان

جو کوئی حضرتِ احمد کو مان لے دل سے — تو اُس پہ لطفِ نبی فضلِ کبریا ہوگا
لوائے مہدی کے نیچے جو ہوگا محشر میں — وہ زیرِ سایۂ دامانِ مصطفےٰ ہوگا
یہ ہوگا حشر میں نقشہ نبی کے اعدا کا — کہ کوئی روتا کوئی دانت پیستا ہوگا
ملے گی جنتِ فردوس اور حیات اسے — جو کوئی عشقِ محمد میں مر گیا ہوگا

قیمت تو دوائے ہزار بیمار ہے
فنا جو تجھ میں ہو صاحب بقا ہوگا

یہ قادیان دواخانہ محمدؐ کا ہے
یہاں وہ آئیگا جو طالب شفا ہوگا

کیا ہے جلوہ جمالی و جلالِ احمدؐ نے
کسی میں جان پڑے گی کوئی فنا ہوگا

تضمین

بر غزل حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موجِ الفت نے طبیعت مری حیراں کر دی
سخت مشکل تھی مگر تو نے ہی آساں کر دی
جوشِ عشق نے حالت بھی پریشاں کر دی
اے محبت عجب آثار نمایاں کر دی
زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی

تمہارے دل عشاق ہو اور سب ہیں مرید
ہو تری ذرہ نوازی سے مجھے بھی امید
ایک تو ہو کہ تمام عالم کیلیے جو ہے مفید
ذرہ را تو بیک جلوہ کنی چوں خورشید
اے بسا خاک کہ تو چوں مہ تاباں کردی

جس طرف جاؤں میں سنتا ہوں ترا افسانہ
عقل کل بھی ہو تری شمع کا اک پروانہ
اہلِ عالم کے دلوں میں ہے ترا کاشانہ
ہوشمندانِ جہاں را تو کنی دیوانہ
اے بسا خانۂ فطنت کہ تو ویراں کردی

تیرے ہی بل پہ تو قائم ہے یہ دین و دنیا
کیں تری وجہ سے عشاق نے جانیں کیں فدا
تیرے ہی دم سے ہے عالم میں یہ شور برپا
جانِ خود کس ندہد بہر کس از صدق و وفا
راستی این است کہ این جنس تو ارزاں کردی

غلط کی جان ہو واللہ ترا پاک حرم
مجھے مدہوش کیا ہے تمنائے کرم
جس میں ہو کفا نہیں مستی کی پندار قدم
تا تو دیوانہ شدم ہوش نیاید بسرم
اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

ایسی بیہوشی پہ قربان کروں ہشیاری کو
کاش کہ دنیا میں ہو اک دل جو ترا آزادی
سو تمناؤں سے بڑھکر ہے یہ اک لاچاری
اے محبت عشق باز دکھاتی خونخواری
کافرِ عشق [illegible] مسلماں کردی

تیری گرمی سے ہر اک جان کو ہے سوز و گداز
مسئلہ ہے ترا اک ہے تری بحث دراز
تیری ہستی سے ہے ہر سلسلہ رازِ دنیا نہ
ہمہ جا شور تو منیم چہ حقیقت چہ مجاز
سینۂ مسلم و مشرک ہمہ بریاں کردی

افتخار و غم و افسوس کے تو ہے سبب بند
شکر اے یار خدا تو نے کیا ہے خورسند
اپنے پیارے سے لگایا ہے ہمارا پیوند
آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی

(علی)

جناب منشی نعمت اللہ خاں صاحب انور بدایونی

جو ہو خدا کا اُسی کا خدا ہوگا
جدا خدا سے جو ہوگا خدا جدا ہوگا

زبانِ حال سے کہتا ہے انقلاب جہاں
خبر ہے غافلو! کیا کچھ ہوا ہے کیا ہوگا

زمانہ طرزِ روش اپنی گر نہ بدلے گا
ہزاروں رنج و مصیبت کا سامنا ہوگا

جو کچھ ہوا ہے ہوا ہے تمہاری غفلت سے
جو ہوگا کچھ وہ سمجھا کیا ہوا ہوگا

نہ جائے گی نشہ تمہاری یہ ہستی غفلت
تمہیں بتاؤ یہ حالت رہی تو کیا ہوگا؟

غلام آؤ بجناب غلام احمدؐ کے
بھلے کی کہتا ہوں مانو گے گر بھلا ہوگا

اگر تم اب بھی صداقت کے متبع ہو جاؤ
وہی زمانہ وہی تم وہی خدا ہوگا

ہو گے سچے جو مسلم تم اے مسلمانو!
نجات پاؤ گے احمد جو پیشوا ہوگا

اُٹھو مسیح محمدؐ کے ماننے والو
بڑھاؤ ہمتیں مشکل کشا خدا ہوگا

تمہیں ہو سارے زمانہ میں خادم اسلام
تمہارے دم سے ہی اسلام اب کھڑا ہوگا

تمہیں میں جوش ہے اسلام کی ترقی کا
تمہارا فعل جو ہوگا وہ دے رہا ہوگا

یہیں بجا ہے ہوں گے گردو کہ جان تک قرباں
تمہارا جو ہے وہ اسلام پر فدا ہوگا

بڑھے گا دین کی خدمت میں مال جو دو گے
جو آخرت میں خدا دیگا ماسوا ہوگا

اٹھو اٹھو یہی موقعہ ہے خدمت دین کا
جو دل میں سمجھتے ہو حاصل وہ مدعا ہوگا

بڑھاؤ ہمتیں مسجد بناؤ لندن میں
مدد کریگا خدا جب یہ حوصلہ ہوگا

یقیں ہے شرک مٹے گا تمام یورپ سے
خدا ہے ایک یہ موذن یہ کہہ رہا ہوگا

ضرور باب اجابت کھلیگا اے انور
دلِ شکستہ اگر مائلِ دعا ہوگا
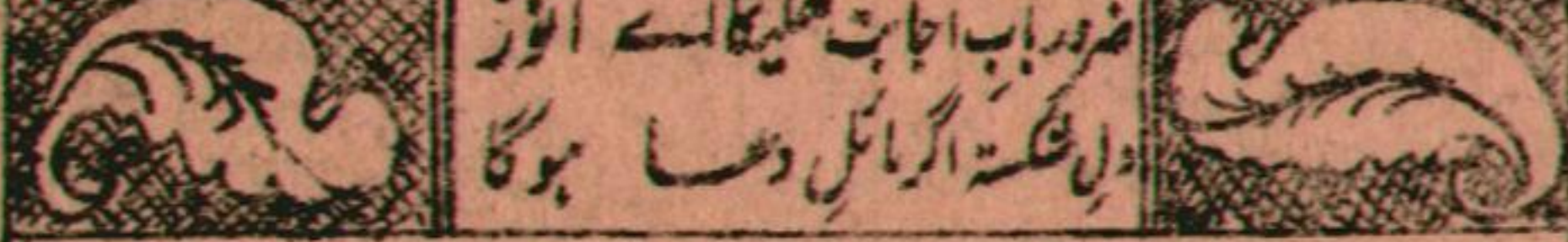
جناب ماسٹر محمد علی خاں صاحب اظہر ٹیچر تعلیم الاسلام قادیان دارالامان

وہ دن بھی خوبی قسمت سے اے خدا ہوگا
کہ عام جلوۂ محمود میرزا ہوگا

بلائیں لینے کو اک ہجوم سا بڑھ رہا ہوگا
شہِ زمانہ بھی اس در کا اک گدا ہوگا

ہجوم خلق میں وہ چاند چھپ رہا ہوگا
تڑپ تڑپ کے یہ بیتاب کہہ رہا ہوگا

دکھاؤ گے جو رخ دل فدا کیا ہوگا
تمہارا دیکھنا گھٹیگا مرا بھلا ہوگا

ق

نسیم رحمت و تسکین چل رہی ہوگی
نمونہ جنتِ فردوس کا بنا ہوگا

بنیگی مسجد احمد جو شہر لندن میں
نبی کے دین کا نقارہ بج رہا ہوگا

سن اے جماعتِ احمدؐ یہ وقت نصرت ہے
قدم بڑھا کہ ترے ساتھ اب خدا ہوگا

تو پھیل جیسے عالم پہ بن کے ابر کرم
برس! کہ پیاسا ترے مونہ کو تک رہا ہوگا

نہیں ہے چین کسی کو بھی شاہ ہو کہ گدا
نہ بیقرار بھی ایسا کوئی ہوا ہوگا

ہوئے ہیں بخت میں آوارہ نہیں ملتی
وہ منتظر ہیں کہ اب کون رہنما ہوگا

یہ گتھی ان کی سلجھتی نظر نہیں آتی
ترا ہی ہاتھ اب ان کا گرہ کشا ہوگا

اٹھو اٹھو کہ یہی وقت رہنمائی ہے
نہ آ کے غیر کہیں تم سے آگے بڑھ جائیں
چلو بڑھو درِ احمدؐ پہ سب کو لے آؤ
پھنسے ہیں وہم کدر میں کیسے اہل جہاں
قدم جو پڑتا ہے تحت الثریٰ میں پڑتا ہے
خدا کو چھوڑ کے لیتے ہیں آسرا کس کا
خدا کا کام خلیفہ بنانا تھا؛ لیکن
جو شکر بعثتِ احمد نہیں کیا تم نے
مدد وہ اپنے خلیفہ کی کر نہیں سکتے
خدا ہے سچے خلیفہ کا حافظ و ناصر
خدا دکھائے گا جب شانِ حضرتِ محمود
نظر نہ آئے گا دنیا کو ملجا و ماوا
جھکا دینگے سر تسلیم پیشِ فضلِ عمر
پیے گا جو تری الفت کا جام اے محمود

بڑھو بڑھو کہ علم فتح کا عطا ہوگا
خدا نخواستہ ایسا سماں برا ہوگا
کرو نہ دیر کہ پھر وقت کونسا ہوگا
نہیں یہ سوچتے انجام اس کا کیا ہوگا
سنبھالا ایسی گری قوم کا بھی کیا ہوگا
جسے نہ پاسِ خلافت کا آسرا ہوگا
خلیفہ انکا - الٰہی کا ہی ساختہ ہوگا
نشانِ انّ معک ایلی بھی لکھا ہوگا
وہ کیا کرے گا جو محتاج غیر کا ہوگا
یہی ہے پہلے سے دستور! دیکھنا!! ہوگا
تو دینِ پاک کا اونچا علم کھڑا ہوگا
تو رخ بجانبِ محمود میرزا ہوگا
تو دام رنج و مصیبت سے چھوٹتا ہوگا
وہی خدا و محمدؐ کا لاڈلا ہوگا

نگاہِ لطف خدارا بجانبِ اظہر
کرم کہ میرے لیے موجبِ شفا ہوگا

جناب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب اسلم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

احمدیو! بڑھے چلو یارو
یہ عدو کو سنا سنا کر کے
فضلِ مولا سے ہم تو آئینگے
احمدیت جگا جگا کر کے
اپنی تیغِ دعا سے دشمن پر
چھا پڑو تم خدا خدا کر کے
رہِ مولا میں جاں کرو قرباں
مال دیدو ذرا ذرا کر کے
سلطنت میں خدا کی لاؤ تم
دہریوں کو ہلا ہلا کر کے
حق پرستی کا پھل چکھاؤ تم
بت پرستی چھڑا چھڑا کر کے
کفر کی سب عمارتیں توڑو
بیخ و بن سے ہلا ہلا کر کے -
احمدیت کو خوب پھیلاؤ
عیسویت مٹا مٹا کر کے
وسطِ لندن ہو اور مسجد ہو
لوگ پوچھیں! یہ کیا ہی کیا؟ کر کے
پنجوقتہ اذان گونجے واں
کفر ٹوٹے خدا خدا کر کے

مست تو نے بنا دیا اسلم
شعر اپنے سنا سنا کر کے

رحمت اللہ خانصاحب انجم احمدی قادیانی

دو جہاں میں جو مانگے گا سو عطا ہوگا
دلِ شکستہ اگر مائلِ دعا ہوگا
خدا اے قادرِ مطلق تو رحم کر اپنا
نہیں ہے جان کی پرواہ - ہو نہیں جو دانہ
یہ احمدی ہیں فدائے محمدِ عربی
قرار میرے دلِ بیقرار کو آیا -
سری نگر میں بنی قبر جب مسیحا کی -
سدا جہان میں کوئی نہیں رہا زندہ
حضور سید کونین جبکہ فوت ہوئے
خدا نے ہم کو رہِ مستقیم دکھلا دی

ظفر ہو دینِ محمدؐ کا یہ صلہ ہوگا
یقین ہے کہ وہ فضل و رحم وا ہوگا
وگرنہ بندہ کہ عاصی ترا فنا ہوگا
میں شمع دین پہ مٹ جاؤں گا تو کیا ہوگا
انھیں کو فتح و ظفر کا علم عطا ہوگا
سنا جو میں نے کہ دیدارِ مصطفیٰ ہوگا
وہ آسمان پہ زندہ کہاں گیا ہوگا
ہوا نہیں ہے نہ ہرگز یہ ماجرا ہوگا
تو اور کوئی بھلا زندہ کیا رہا ہوگا
یقین ہے اور بہت کچھ ہمیں عطا ہوگا

خدا سے راہِ ہدایت طلب کرو! احمدؐ
کہ جو قدیم سے ہے اب بھی رہنما ہوگا

جناب حافظ سلیم احمد صاحب سلیم اٹاوی

مسیحِ پاک کے قدموں پہ جو گرا ہوگا ق
وہ درد و غم - الم و رنج سے رہا ہوگا
ہزاروں شاہوں سے بڑھکر وہ شاہنشہ ہوگا
کریگا دین کی خاطر جو اپنی قربانی
ہمارے سامنے باطل پرست کیوں آئے ق
کہ ہم ہیں قاتلِ خنزیر، شیرِ حق کے غلام
بجا ہی چھوڑیں گے عالم میں دین کا ڈنکا
قیامت اٹھے گی اور حشر اک بپا ہوگا
رہے گا نالہ کناں سن کے درد دل - برسوں
وہ سخت جان ہوں مروں گا نہیں مخالفِ کفر
تم بھی مارے خجالت کے منہ چھپا لیگا
تم اپنے جور و ستم خود ہی دیکھ لو اے جاں
تمہارے حسن کی شہرت جو ہو گی عالم میں
نبی کا تابع فرماں جو ہوگا اے حافظ

خدا سے خوش وہ خدا اس سے خوش ہوا ہوگا
خدا کا لطف و کرم اس پہ بار ہا ہوگا
جنابِ احمدِ مرسل کا جو گدا ہوگا
تو اس کا حامی و ناصر وہ کبریا ہوگا
وہ جانتا ہے کہ باطل ہر اک فنا ہوگا
ہمیں تو دیکھتے ہی اس کا دم فنا ہوگا
ہمارے حال پہ گر مہرباں خدا ہوگا
دلِ شکستہ اگر مائلِ دعا ہوگا
ہمارے حال سے جو شخص آشنا ہوگا
ہزار بار اجل آئے بھی تو کیا ہوگا
یہاں جو جلوہ فگن میرا مہ لقا ہوگا
کریں گے عرض اگر ہم تو پھیر گیا ہوگا
ہمارے عشق کا ہر جا بھی چرچا ہوگا
یقین جان وہ محبوب کبریا ہوگا

جناب منشی محمد بدر الحسن صاحب سلیم جھنجھانوی وارد حال قادیان دار الامان

چل دلا مرکزِ ملّت مدینہ کو
ہے کشش قادیان کی مشہور

حل وہیں تیرا مدعا ہوگا
جو یہاں آیا رہ گیا ہوگا